دُنیائے قرآن

امیر ابن سعود نے اس سال حج کے موقع پر جو خطبہ دیا اُس میں ایک جگہ پر کہا۔

"میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بالکل مفلس ہوں میرے پاس کوئی دولت نہیں" تلوار اور قرآن کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں"۔

"غازی مصطفیٰ کمال پاشا کا شہر سمرنا میں داخلہ بھی اسی ہیئت سے ہوا تھا کہ ایک ہاتھ میں قرآن مجید تھا اور دوسرے میں تلوار تھی"

اسی کو ہندوستان کے ایک مشہور شاعر نے یوں کہا ہے۔

تیغ و قرآن

آن مسلمانان کہ میری کردہ اند — در شہنشاہی فقیری کردہ اند
حکمرانی بود و سامانے نداشت — دست او جز تیغ و قرآنے نداشت

۲

صوبہ بمبئی مسلم ایجوکیشنل کانفرس کے اجلاس منعقدہ پونا میں باتفاق آرا یہ تحریک پاس ہوئی:۔

"یہ کانفرس عام مسلمانوں سے پرزور درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنے اور اپنی اولاد کے لیے قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے عام اور لازمی قرار دیں اور اس کیلئے جو ممکن صورتیں ہوں اُن کو اختیار کریں"۔

۳

"مجلس تحریک قرآن مجید ممالک محروسہ سرکار عالی کی طرف سے ذیل کے محضر پر دستخط لئے جا رہے ہیں"

اور اس کے بعد باضابطہ طور پر گورنمنٹ نظام میں تجویز پیش ہوگی۔

نقل محضر

"ہم مسلمانان ساکن ...... قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ عمل کی نیت سے متحدہ قومیت کے اصول پر اپنے اور اپنی اولاد کیلئے لازمی قرار دیتے ہیں نیز حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اور ہماری اولاد کیلئے ہماری مرکزی کتاب قرآن مجید کی تعلیم معنی و مطلب کے ساتھ دلانے کا لازمی طور پر سامان فرمائے جسکے بغیر نہ تو ہم قابل قدر شہری بن سکتے ہیں اور نہ جس کے بغیر ہمارے لئے دوسری تعلیم کار آمد ہو سکتی ہے"

۴

"معنی دار پارۂ عمّ مع بچوں کی تفسیر" کی اشاعت نے بڑا کام کیا۔ خانگی طور پر اور سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں اکثر جگہ اس کا داخلہ ہوا۔ اب معنی دار قرآن مجید مع بچوں کی تفسیر شائع کرنے کا سامان ہو رہا ہے جس سے امید ہے کہ "مسلمانوں کی آئندہ نسل اور قرآن" کا مسئلہ بہت کچھ حل ہو جائے گا۔

۵

مولانا ابوالکلام آزاد کی رائے ہے کہ قرآن کی خدمت کے لئے بائبل سوسائٹیوں کی طرح ایک علمی اور اشاعتی ادارہ قائم کیا جائے جو پچاس ہزار روپیہ کے سرمائے سے بخوبی چلایا جاسکتا ہے۔

مولانائے موصوف نے اپنی تفسیر کا حصہ اول ترجمان القرآن کے نام سے بڑی امیدوں کے ساتھ شائع فرمایا ہے مگر بقیہ دو جلدوں کی اشاعت کے بعد ہی کسی صحیح نتیجہ تک پہنچا جا سکتا ہے

مُدیر